روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
جلد ۳۹/۷۴ | جمعرات ۲۱ شعبان ۱۴۰۹ھ ۔ ۳۰ امان ۱۳۶۸ ہش ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" یقیناً یاد رکھو کہ سچی معرفت ہر ایک طالبِ حق کو جو مستقل مزاجی سے اس راہ میں قدم رکھتا ہے ۔ مل سکتی ہے ۔ یہ کسی کے لیے خاص نہیں ہے ۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جو غفلت کرتا ہے اور صدقِ نیت سے اسکی جستجو نہیں کرتا اس کا کوئی حصہ نہیں ہے ۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر ایک انسان کو اپنی معرفت کے رنگ سے رنگین کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صد ۳۲)

" خدا تعالیٰ کا کلام جو اس کے برگزیدوں، رسولوں پر نازل ہوتا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ عظیم الشان اعجاز اپنے اندر رکھتا ہے ۔ اور کوئی شخص تنہا یا دوسروں کی مدد سے اسکی مثل لانے پر قادر نہیں ہوتا ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی صرفِ ہمّت کر دیتا ہے اور اس طرح پر اس کا معجزہ ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ وہ بار بار مخالفوں کو اس کی مثال لانے کی دعوت اور تحدی کرتا ہے ۔ لیکن کوئی اس کے مقابلہ کیلئے نہیں اٹھ سکتا ۔ قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کامل معجزہ ہے ۔ دوسری کتابوں کی نسبت ہم نہیں دیکھتے کہ ایسی تحدی کی گئی ہو جیسی قرآن شریف نے کی ہے ۔ اگرچہ ہم اپنے تجربہ اور قرآن شریف کے معجزہ کی بناء پر یہ ایمان لاتے ہیں کہ خدا کا کلام ہر حال میں معجزہ ہوتا ہے ۔ لیکن قرآن شریف کا اعجاز جس کاملیت اور جامعیت کے ساتھ معجزہ ہے ۔ دوسرے کو ہم اس جگہ پر نہیں رکھ سکتے کیونکہ بہت سی وجوہ اور صورتیں اس کے معجزہ ہونے کی ہیں اور کوئی شخص اس کی مثال بنانے پر قادر نہیں ۔"

(ملفوظات جلد سوم صد ۳۵)

" ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعائیت ضروری ہے ۔ اگر رعائیت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بے حرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے ۔ کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعائیت اسباب کی نہ کی جاوے ، ضروری ہوگا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بیکار چھوڑ دیا جاوے ۔ اور ان سے کام نہ لیا جاوے اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بیکار چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے ۔ پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے ۔ آخرت کے لیے بھی اسباب ہی ہیں ۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور بدیوں سے بچنا اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنا اس لیے ہے کہ اس عالم اور دوسرے عالم میں سکھ ملے تو گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائم مقام ہیں ۔"

(ملفوظات جلد سوم صد ۸)

محترم مولانا محمد شفیع اشرف انتقال فرما گئے

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے نہایت مخلص خادم سابق ناظر امور عامہ حال سیکرٹری حدیقۃ المبشرین محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ۲۹ مارچ ۱۹۸۹ء کو حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے ۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اپنے فضلوں سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے

تقریب رخصتانہ

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی صاحبزادی مکرمہ طیبہ حمید صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء کو بخیر و خوبی انجام پائی ۔ دولہا مکرم ظہیر احمد صاحب حیات اس تقریب کے لئے انگلستان سے تشریف لائے تھے ۔

اس موقع پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی جبکہ عزیز بکر عبید آف تنزانیہ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا شیریں کلام خوش الحانی سے سنایا ۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی ۔

مکرمہ طیبہ حمید صاحبہ کے نکاح کا اعلان حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے لندن میں ۲۷ نومبر ۱۹۸۹ء کو فرمایا تھا ۔ اس موقع پر حضور انور نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور دولہا کے والد محترم بشیر احمد صاحب حیات کی دینی خدمات کا خاص طور پر ذکر فرما کر احباب جماعت کو اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی ۔

تقریب رخصتانہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کے افراد حضور اقدس کے رفیق محترم مولانا محمد حسین صاحب اور ربوہ کے عمائدین نے شرکت کی ۔

مکرم ظہیر احمد صاحب حیات محترم مولوی قمر الدین صاحب (برادر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس) کے نواسے ہیں اور طیبہ حمید صاحبہ محترم بابو محمد بخش صاحب کی پوتی ہیں ۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اس رشتہ کو ہر طرح اور سب کے لئے بابرکت کرے ۔

بشاشتِ قلب کے ساتھ اموال خدا کی راہ میں خرچ کریں ۔
ناظر مال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ امان ۱۳۶۸ھش ۳۰ مارچ ۱۹۸۹ء

دوسری صدی کا پروگرام

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکّر کے موقعہ پر بی بی سی کی اردو سروس نے سیر بین میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا انٹرویو نشر کیا۔ جس میں حضور انور سے پوچھا گیا کہ یہ جشن کیا ہے اور کیوں منایا جا رہا ہے۔ عالمگیر احمدیہ جماعت کے مرکز کی اہمیت اور وہاں یہ جشن منائے جانے کی صورت بھی دریافت کی گئی۔ یہ سوالات تو بی بی سی کے سامعین کے لئے معلوماتی حیثیت رکھتے تھے لیکن ایک سوال جو مستقل عملی ہیئت سے تعلق رکھتا تھا وہ یہ تھا کہ دوسری صدی میں آپ کا کیا پروگرام ہے۔ انٹرویو کا یہ حصہ ایسا تھا کہ ہر احمدی کو ازبر ہو جانا چاہیئے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اس کا ذکر ہونا چاہیئے اور دامے درمے اس پر عمل کرنے کی کوشش میں ہماری زندگی کا ہر لمحہ وقف ہو جانا چاہیئے۔

اس پروگرام کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم دنیا بھر کے انسانوں کے لئے رفاہی کاموں کو اپنا مطمحِ نظر بنائیں گے۔ ہم غریبوں کی مدد کریں گے۔ ہم بیواؤں کا سہارا بنیں گے۔ ہم قیدیوں کو ہر ممکن مدد پہنچائیں گے۔ ہم سکول کھولیں گے اور تعلیم کو عام کریں گے۔ ہم ہسپتال قائم کریں گے۔ اور صحت جسمانی کو برقرار رکھنے میں مدد دیں گے بغرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اور انسانوں کے ہر طبقہ میں جسے جس مدد کی ضرورت ہے وہ مہیّا کرنے کی کوشش کریں گے۔

احمدیہ جماعت کے ہر فرد کو اس پروگرام کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار رکھنے کے لئے ہمیں حضور کے اس انٹرویو کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور انفرادی طور پر اس کی یوں پریکٹس کرنا چاہیئے۔ کہ جتنا جتنا ہر فرد سے ہو سکتا ہے وہ اپنی اپنی جگہ پر کرتا رہے رفاہِ عامہ ہمارا ٹارگٹ بن جائے۔ اپنی گلی میں۔ اپنے محلہ میں اپنے شہر میں۔ تو پھر ساری دنیا میں تو اس پروگرام کے لئے ہم جماعت کا ساتھ دیں گے ہی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔

جشن تو تھا خوشی کا اِک اظہار
اس کی بندش سے خوش رہے سرکار
احمدیت کو ہو گئے سو سال
کر سکے گا بھلا کوئی انکار

ـــــ ابو الاقبال

ترکِ غم سے ہر مسرت بیکراں ہونے لگی
جشنِ صد سالہ کی خاموشی زباں ہونے لگی

سامنے آنے لگا کھل کر ہمارا بھی مزاج
غیر کی فطرت بھی دنیا پر عیاں ہونے لگی

رات دن مانگی تھی جس دن کے لئے ہم نے دعا
ہر کرن اس کی سحر کی ضَو فشاں ہونے لگی

پھول اٹھی سرسوں ہر اِک دل میں برنگِ انبساط
آنکھ کے پانی سے ہر راحت جواں ہونے لگی

منزلیں بھی سُن رہی ہیں اب مرے قدموں کی چاپ
رہگزر بھی اب سفر کی پاسباں ہونے لگی

جذبۂ دل اپنی بیداری پہ کیوں نازاں نہ ہو
بِن کہے میری طلب اِن پر عیاں ہونے لگی

کون لیتا ہے گئے لوگوں کی ٹھوکر سے سبق
آج کیوں پابندیٔ سُود و زیاں ہونے لگی

وہ نسیمؔ آئیں گے بس دو چار دن کی بات تھی
دل کی ہر دھڑکن سے اب یہ بات عیاں ہونے لگی

نسیم سیفی

کامل پاکیزگی کی ضرورت

"کپڑا جب تک سارا نہ دھویا جائے وہ پاک نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان کے سارے جوارح اس قابل ہیں کہ وہ دھوئے جاویں۔ کسی ایک کے دھونے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (حضرت بانیٔ سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدِ اعظم کی با اصول شخصیت

واقعات کے آئینہ میں

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قائد اعظم محمد علی جناح بلند حوصلگی، کردار کی پختگی اور اصولوں پر ثابت قدمی کا بہترین نمونہ تھے اور ان سے سیاسی اختلاف رکھنے والے بھی ان کی اس خوبی کے قائل تھے کہ ان کو کسی مصلحت، لالچ یا فریب سے خریدا نہیں جاسکتا تھا۔ ایک غیر ملکی صحافی مسٹر پی ٹاکسن لارنس نے یہاں تک اعتراف کیا کہ ایک قوم پرست انسان کی حیثیت سے مسٹر جناح کی شخصیت لائق پرستش ہے۔ جناح کو کسی قیمت پر بھی خریدا نہیں جا سکتا۔ سردار پٹیل نے ایک بار مسٹر گاندھی سے صاف لفظوں میں کہا کہ ملک تقسیم ہو کے رہے گا اس لئے کہ مسلمانوں کو ایک ایسا لیڈر مل گیا ہے جو قابل بھی ہے اور ناقابلِ فروخت بھی۔

قائد اعظم کی عظمت کا راز اصول پسندی تھا۔ وہ اپنے اصولوں سے ایک انچ بھی ادھر ادھر ہونے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے خواہ انہیں کتنا نقصان برداشت کرنا پڑے۔ مشہور برطانوی مصنف بیورلے نکلس (BEVERELY NICHOLS) نے اپنی کتاب جائزہ ہندوستان میں قائد اعظم کو اسی لئے ایشیا کی سب سے بڑی شخصیت قرار دیا۔

اصول پسندی کی بعض مثالیں: تقسیم ملک کے آخری مرحلے پر ایک دن لارڈ ماؤنٹ بیٹن (وائسرائے ہند) نے چند تجاویز قائد اعظم اور کانگرسی لیڈروں کے سامنے پیش کیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرسی لیڈر کی حیثیت سے ان پر رضامندی ظاہر کر دی مگر قائد اعظم نے کہا کہ میں یہ تجاویز مسلم لیگ کی کونسل کے سامنے رکھوں گا کیونکہ کسی فیصلے کا اختیار اسی کو حاصل ہے۔ ماؤنٹ بیٹن نے کہا کہ اگر آپ نے اس وقت رضامندی نہ دی تو ہو سکتا ہے کہ پاکستان کا خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے۔ قائد اعظم نے جواب دیا خواہ کچھ ہو میں وہ اختیار بہرحال استعمال نہیں کر سکتا جو مجھے حاصل نہیں اور واقعتاً جب تک کونسل نے منظوری نہ دی آپ نے بھی اس منصوبہ کو ذاتی طور پر تسلیم نہیں کیا۔

قیام پاکستان کے بعد کا واقعہ ہے کہ دسمبر ۱۹۴۷ء میں مسلم لیگ کونسل کا ایک اجلاس خالق دینا ہال کراچی میں منعقد ہوا۔ اب آپ پاکستان کے گورنر جنرل کے عہدہ پر فائز تھے۔ ہال کے دروازے پر مسلم نیشنل گارڈ کے سالارِ اعلیٰ صدیق علی خاں ارکان کے داخلہ پاس چیک کر رہے تھے قائد اعظم تشریف لائے تو انہوں نے احتراماً ایک طرف ہوتے ہوئے جگہ چھوڑ دی۔ قائد اعظم نے اندر جاکر صدیق علی خاں کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا اور ان سے جواب طلبی کی کہ ان سے داخلہ پاس کیوں طلب نہیں کیا گیا؟ انہوں نے شرمندگی سے معذرت کی جسے قائد اعظم نے مسکراتے ہوئے قبول کر لیا۔

اس سے بھی حیرت انگیز مثال ملاحظہ ہو۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو رات کے بارہ بجے قیام پاکستان کا باقاعدہ اعلان ہونا تھا۔ گیارہ بجے کے قریب کسی شخص کی نظر پڑی کہ گورنر ہاؤس پر یونین جیک لہرا رہا ہے۔ اس نے قائد اعظم سے مودبانہ عرض کیا جناب! انگریز کا یہ جھنڈا اب اتار دینا چاہیئے۔ قائد اعظم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا جلد بازی ٹھیک نہیں رات کو ٹھیک بارہ بجے یونین جیک کی جگہ پاکستانی پرچم نے لی اور قائد اعظم کی اصول پسندی نے یہ گوارا نہ کیا کہ ایک لمحے قبل بھی یونین جیک اتارا جائے۔ حالانکہ آپ کی عمر بھر کی قانونی جنگ اس کے خلاف تھی۔

قائد اعظم کی سوانح حیات اور آپ کے شاندار کارناموں پر اردو اور انگریزی میں نہایت کثرت سے کتابیں چھپ چکی ہیں اس وسیع لٹریچر کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی زندگی کے ہر موڑ پر مندرجہ ذیل سنہری اصول خاص طور پر کار فرما ہے جن پر آپ نہایت سختی سے کاربند رہے۔

۱۔ دیانت و امانت۔ ۲۔ پابندیٔ وقت ۳۔ امن پسندی اور احترام قانون۔ ۴۔ حق گوئی ۵۔ استقلال ۶۔ مفاد ملی۔ ۷۔ معاہدہ کی پابندی ۸۔ غیر جانبداری اور وسیع المشربی۔ ۹۔ اتحاد امت۔

دیانت و امانت: کہتے ہیں ایک دفعہ آپ نے ایک مشہور تاجر عبدالکریم سے ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے پانچ ہزار روپیہ فیس طلب کی۔ ان دنوں آپ کی فیس پانچ سو روپیہ روزانہ تھی۔ خیال تھا ہفتہ عشرہ تک مقدمہ چلے گا۔ لیکن آپ نے تین دن میں پیروی کر کے مقدمہ جیت لیا اور شاندار کامیابی حاصل کر لی۔ اگرچہ آپ نے پانچ ہزار فیس روزانہ کے حساب سے نہیں لی تھی۔ تاہم آپ نے اپنے اصول پر آنچ نہ آنے دی اور تین دن کی فیس پندرہ سو رکھ کر باقی رقم موکل کو لوٹا دی۔

ایک مقدمہ حیدر آباد دکن میں دائر تھا۔ آپ کسی وجہ سے اس کی پیروی کے لئے کچھ تاخیر سے پہنچے اور آپ کے ماتحت ایک اور نامور وکیل عدالت میں پیش ہوئے اور پھر آپ سے درخواست کی کہ اب کارروائی اپنے ہاتھ میں لے لیں مگر آپ نے انکار کر دیا کیونکہ ان کی نظر میں یہ پیشہ وکالت کے منافی تھا آپ نے فرمایا میں مشورہ دینے کے لئے تیار ہوں مگر جرح نہیں کروں گا اور یہ کہہ کر آپ نے فیس واپس کر دی۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران کانپور کے ایک مسلمان تاجر نے جو چمڑے کا بہت بڑا بیوپاری تھا مسلم لیگ فنڈ کے لئے ناجائز ذرائع سے حاصل کی ہوئی رقم کی پیشکش کی۔ یوپی مسلم لیگ کے صدر نواب اسمٰعیل خاں نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا "میں مسلم لیگ کے فنڈ میں ناجائز طریق سے آیا ہوا ایک پیسہ بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

پابندیٔ وقت: قائد اعظم کو وقت کا ضیاع کسی قیمت پر گوارا نہیں تھا۔ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد سٹیٹ بنک کی افتتاحی تقریب میں آپ بحیثیت مہمان خصوصی ٹھیک وقتِ مقررہ پر تشریف لائے لیکن وزیر اعظم لیاقت علی خاں اور دیگر مرکزی وزراء اور اعلیٰ سرکاری حکام بروقت نہ پہنچے تھے جس کی وجہ سے اگلی کئی کرسیاں خالی پڑی تھیں یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے کارروائی شروع کرنے کا حکم دیا ساتھ ہی فرمایا کہ تقریب گاہ میں موجود تمام خالی کرسیاں اٹھالی جائیں تاکہ جو حضرات بعد میں آئیں انہیں کھڑا رہنا پڑے اور انہیں پابندی وقت کا خیال رہے گا۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔ تقریب شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد جناب لیاقت علی خاں وزیر اعظم تشریف لائے ان کے ساتھ بعض دوسرے وزراء بھی تھے۔ لیکن کسی شخص کو ان کے لئے کرسی لانے کی جرأت نہ ہوئی۔ تقریب کے دوران وزیرِ اعظم اور ان کے رفقاء کھڑے رہے ان کا شرمندگی اور خجالت سے برا حال تھا۔ تقریب اختتام پذیر ہوئی اور قائد اعظم روانہ ہونے لگے تو ان حضرات نے دیر سے آنے پر بڑی لجاجت کے ساتھ معذرت کی۔ اس واقعہ کے بعد حکومت کے کسی مقتدر سے مقتدر افسر کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ تقریب میں دیر سے آئے۔

امن پسندی اور احترام قانون: دسمبر ۱۹۲۰ء میں ناگپور کے اجلاس کانگریس میں حکومت کے خلاف گاندھی کی تحریک ستیہ گرہ کا ریزولیوشن پیش ہوا۔ اجلاس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں برطانوی لیبر پارٹی کے تین نمائندے بھی بطور ممبر شرکت کرنے کے لئے لندن سے آئے ہوئے تھے۔ جب پچاس ہزار افراد کے مجمع میں یہ قرارداد پیش ہوئی تو عوام نے پورے جوش و خروش سے اس کے حق میں اپنے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ ایسے فیصلہ کن اور جذباتی ماحول میں قائد اعظم نے پوری جرأت اور بیباکی سے اس تخریبی تحریک کے خلاف ایسی زبردست تقریر کی کہ مجمع حیران و ششدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہ گیا۔

کانگریس نے جب تحریک ترک موالات چلائی تو قائد اعظم اس وقت کانگریس میں ہی تھے مگر آپ نے اس کی پالیسی سے کھلی بیزاری کا اظہار کیا اور ایک بھرے جلسے میں گاندھی جی سے کہا نوجوانوں کے جذبات سے کھیل کر انہیں غلط راہ پر ڈال دینا آسان ہے لیکن تعمیری کاموں میں انہیں لگانا مشکل ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران گاندھی نے "ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک ۱۸ اگست ۱۹۴۲ء کو شروع کی۔ کانگرسیوں نے حکومت کے اداروں کو نقصان پہنچایا۔ ریلوے اسٹیشن جلا دیئے۔ ریل کی پٹڑیاں اکھاڑ دیں۔ بنک لوٹ لئے اور ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالے۔ قائد اعظم نے مسلمانانِ ہند کو تلقین کی کہ وہ اس باغیانہ تحریک سے الگ رہیں آپ نے اس تحریک کو مسلمانوں اور مسلم لیگ کو غلام بنانے کا ہتھکنڈہ قرار دیا کیونکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ کسی طرح اقتدار پر قبضہ کرکے قیامِ پاکستان کے منصوبہ کو ناکام بنا دیا جائے۔

قائد اعظم امن کے سفیر تھے اور احترامِ قانون کا بے پناہ جذبہ آپ کے قول و عمل سے ٹپکتا تھا۔ مرکزی مقننہ میں مسودہ ترمیم قانون فوجداری پیش ہونے پر آپ نے زبردست تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں ساری دنیا میں سوائے امن پسندی کے اور کچھ نہیں چاہتا جنگ کبھی نہ ہونی چاہیئے تمام روئے زمین پر امن و عافیت ہونا چاہیئے۔ اگر دنیا کی تمام جنگوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

"میری جماعت محسوس کرتی ہے کہ اگر ہم نے بھرتی کے انقطاع اور بغاوت و نافرمانی پر ورغلانے کی اس تحریک، اس منظم تحریک اور شورش کو روا رکھا تو موجودہ حالات کے تحت ہم اپنے عوام کو بہت بڑا ضرر پہنچائیں گے"

قائد اعظم نے انہی دنوں جمعہ کے دن ایک عید کی شام کو کہا:۔

"عہد ماضی میں حکومت برطانیہ سے خواہ کیسی ہی بداعمالیاں کیوں نہ سرزد ہوئی ہوں ہندوستان کے مفاد کے مدنظر ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ ان کی حمایت اور اشتراک عمل کرنا چاہیئے کیونکہ ہم اب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔"

قیامِ پاکستان کے بعد آپ نے مشرقی پاکستان کے دورہ سے واپسی پر ۳۰ مارچ ۱۹۴۸ء کو ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے ایک تقریر ریکارڈ کرائی جو کراچی واپس آنے کے بعد ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ریڈیو پاکستان ڈھاکہ اور چٹاگانگ سے بیک وقت نشر کی گئی۔ آپ نے فرمایا:۔

"یہ بات تو درست ہے کہ غیر ملکی اقتدار ختم ہو جانے کے بعد لوگ اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا خود ہی اختیار رکھتے ہیں۔ انہیں پوری آزادی ہے کہ وہ آئینی طور پر جس قسم کی حکومت اپنے لئے پسند کریں اپنائیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ غیر آئینی طور پر کوئی گروہ یا طبقہ عوام کی رضامندی سے تشکیل شدہ حکومت پر اپنی مرضی اور منشاء مسلط کرے حکومت یا اس کی پالیسی منتخب نمائندوں کی رائے ہی سے بدل سکتی ہے۔ کوئی باقاعدہ حکومت بھی غیر ذمہ دار اور عاقبت نااندیش لوگوں کی ہلڑ بازی کے آگے ایک لمحے کے لئے بھی جھک نہیں سکتی اور ایسے رجحانات کو سختی سے کچل دینا پڑتا ہے"

حق گوئی:۔ ۴۶-۱۹۴۵ء کے مرکزی اور صوبائی انتخابات تحریک پاکستان میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ الیکشن سے دو ہفتے قبل جب قائد اعظم حالات کا جائزہ لینے کے لئے کراچی گئے تو آپ نے سندھ انتخابی کمیٹی کو ہدایت کی کہ مسلم لیگی امیدوار کو ہر ممکن طریق سے کامیاب بنانا چاہیئے لیکن آخر میں زور دے کر فرمایا یہ بات یاد رکھو انتخاب جیتنے کے لئے نامناسب طریقے اختیار نہ کئے جائیں ووٹروں کو کسی قسم کی رشوت نہ دی جائے میں ہرگز یہ پسند نہیں کروں گا کہ ووٹ خریدنے کے لئے کسی ووٹر کو ایک روپیہ بھی دیا جائے یہ بددیانتی اور بے ایمانی ہے اور میں اس بے ایمانی کے مقابلے میں ہار جانے کو ترجیح دوں گا۔

آپ حق گوئی کے پیکر تھے ایک بار آپ نے کونسل میں جنوبی افریقہ کی سفید فام حکومت کی بربریت پر روشنی ڈالتے ہوئے بے رحمی کا نرم ترین الفاظ استعمال کیا جس پر لارڈ منٹو وائسرائے ہند سخت برافروختہ ہوئے۔ وائسرائے نے آپ سے یہ الفاظ واپس لینے کا شدید مطالبہ کیا مگر آپ نے پوری جرأت اور بے باکی مگر انتہائی تہذیب اور شائستگی کے ساتھ کہا:۔

"تقاضائے طبع تو اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ استعمال کرنے کو چاہتا ہے۔ لیکن ایوان کے قوانین کے پیش نظر یہ کہتا ہوں کہ ہندوستانی مزدوروں کے ساتھ ایسا بے دردانہ سلوک کیا گیا ہے جو تصور میں بھی نہیں آسکتا۔"

اخبارات نے اس خبر کو نمایاں طور پر شائع کرتے ہوئے اس طرح اچھالا کہ وائسرائے ہند بھنا کے رہ گئے۔

قیام پاکستان سے قبل کی بات ہے کہ لاہور میں مال روڈ پر شاہ دین بلڈنگ میں مسلم اخبارات "انقلاب" "زمیندار" "احسان" "شہباز" اور "ایسٹرن ٹائمز" کے ایڈیٹروں نے قائد اعظم کو ایک ٹی پارٹی میں مدعو کیا یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حکومت پنجاب مسلم اخبارات کے پانچ پانچ سو پرچے چھ ماہ کا پیشگی چندہ ادا کرکے فوجیوں کے لئے خریدا کرتی تھی۔ اس لئے مسلم اخبارات کے لہجہ میں پیشگی چندہ کی چسک موجود ہوتی تھی جو ان اخبارات سے مسلم لیگ کی ایک وجہ شکایت بنی ہوئی تھی۔ قائد اعظم نے مسلمان صحافیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "حضرات میں اخبارات کا بے حد احترام کرتا ہوں۔"... لیکن جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ ان آراء و افکار کے پیچھے دیانتداری نہیں بلکہ جانبداری کا جذبہ کارفرما ہے تو میرے نزدیک اخبار اور ردی کے کاغذ میں کوئی فرق نہیں"، نیز انتہائی متانت سے فرمایا "آپ مجھے معاف فرما دیں گے اگر میں یہ کہوں کہ آپ کے آراء و افکار میں مفاد پرستی کی آمیزش ہے۔ مثلاً یہ ایک پبلک طور پر معلوم حقیقت ہے آپ سرکاری خزانے سے اخبارات کی فروخت کے پردے میں رقم وصول کرتے ہیں جس سے آپ کی رائے وزارت کے حق میں متاثر ہونا لازمی ہے۔

استقلال:۔ پاکستان قائد اعظم کے استقلال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے ایک بار قائد اعظم کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا۔ "وہ جس بات پر ڈٹ جاتے ہیں ڈٹ جاتے ہیں۔ بڑے سخت ہیں انہیں تو دلائل سے جھکانا بھی ممکن نہیں۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد مسٹر کیسی (سابق وزیر اعظم آسٹریلیا) اور ان کی بیگم کو گورنمنٹ ہاؤس کراچی میں آپ کے ساتھ کھانا کھانے کا موقعہ ملا۔ دوران گفتگو بیگم نے کسی شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ بڑا اکڑ شخص ہے اس پر قائد اعظم نے کہا محترمہ اکڑپن کی مذمت نہ کریں اگر میں اکڑ نہ ہوتا تو پاکستان کبھی معرض وجود میں نہ آتا۔

مفادِ ملی:۔ قائد اعظم کو مفاد ملی اپنی جان سے بھی عزیز تھا۔ "کردار قائد اعظم" کے مصنف جناب منشی عبدالرحمٰن خان لکھتے ہیں:۔

"قیام پاکستان کے بعد وزارتِ خارجہ کے لئے جب کسی موزوں شخص کے انتخاب کا سوال پیدا ہوا تو قائد اعظم نے...... ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ بنادیا کیونکہ قائد اعظم کی نظر میں قومی مفاد کا تقاضا یہی تھا۔ اگر قائد اعظم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ دوسروں پر اپنے کسی رشتہ دار کو اس منصب کے لئے ترجیح دیتا۔" (صفحہ ۲۶۴)

پابندئ معاہدہ:۔ ریڈکلف ایوارڈ نے ماؤنٹ بیٹن اور کانگریس کا آلہ کار بن کر ظالمانہ طور پر کلکتہ کا شہر اور مرشد آباد اور نادیہ کے اضلاع بھارت کے حوالے کر دیئے۔ حالانکہ اس پورے علاقہ میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ اسی طرح گورداسپور بٹالہ کی واضح مسلم اکثریت کی تحصیلیں صرف اس وجہ سے بھارت کی جھولی میں ڈال دی گئیں کہ کشمیر پر بھارتی قبضہ کا جواز پیدا ہو سکے۔ قائد اعظم کو اس فیصلے سے بے حد صدمہ ہوا اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس میں شک و شبہ نہیں کہ اس عظیم آزاد مسلم مملکت کی تشکیل میں ہمیں سخت ناانصافیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ جو آخری ضرب ہمیں لگائی گئی ہے وہ باؤنڈری کمیشن کا ثالثی فیصلہ ہے۔ یہ ثالثی فیصلہ نامنصفانہ ناقابل فہم کج رائے ہے۔ یہ غلط سہی، غیر منصفانہ سہی، کج رائے سہی، عدالتی نہیں بلکہ سیاسی سہی لیکن ہم نے اسے قبول کرنے کا عہد کر رکھا ہے اور ہم اس کے پابند ہیں۔ باعزت قوم کی طرح ہمیں لازماً اس کی پابندی کرنی ہے۔ یہ ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدقسمتی ہو تو ہو لیکن اس ایک حزب کو بھی ہمیں استقامت ہمت اور امید کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے"

غیر جانبداری اور وسیع المشربی :-

جناب ممتاز حسن مینجنگ ڈائریکٹر نیشنل بنک آف پاکستان کا بیان ہے کہ ۱۹۴۶ء میں ایک مرتبہ آپ کو جمعہ کی نماز لندن کے مشرقی حصہ میں پڑھنا پڑی۔ قائداعظم نے فرمایا کہ میں کسی ایسی مسجد میں جانا چاہتا ہوں کہ جو کسی فرقہ سے خاص نہ ہو اور جس میں غریب مسلمان نماز پڑھتے ہوں۔ چنانچہ آپ نے ایک ایسی مسجد منتخب کی جہاں سارے کا سارا مجمع غریب مسلمانوں کا تھا۔ لوگوں نے آپ کو دیکھتے ہی صفوں کی صفیں خالی کردیں۔ مگر آپ نے آخری صف میں بیٹھنا پسند فرمایا اور کہا کہ میں دیر سے آیا ہوں اور کسی جگہ کا مستحق نہیں ہوں۔ (ماہ نو کراچی دسمبر ۱۹۵۴ء)

اتحادِ اُمت :-

قائداعظم وسط ۱۹۴۴ء میں کشمیر تشریف لے گئے۔ آپ کا قیام کوشک نشاط سرینگر میں تھا۔ اس سفر کا تاریخی واقعہ آپ کی کشمیر پریس کانفرنس ہے جس سے آپ نے ۲۳ مئی ۱۹۴۴ء کو گیارہ بجے خطاب فرمایا۔ افسوس قائداعظم کی تمام مشہور سوانح عمریوں میں اس کا ذکر تک نہیں ملتا مگر سرینگر کے مشہور اخبار "اصلاح" (۱۳ جون ۱۹۴۴ء) میں اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

قائداعظم نے کشمیر پریس کے نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مجھ سے ایک پریشان کن سوال پوچھا گیا کہ مسلمانوں میں مسلم لیگ کا ممبر کون بن سکتا ہے۔ یہ سوال خاص طور پر قادیانیوں کے سلسلہ میں پوچھا گیا۔ میرا جواب یہ ہے کہ جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کا تعلق ہے اس میں درج ہے ہر مسلمان بلا تمیز عقیدہ و فرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ، پالیسی اور پروگرام تسلیم کرلے رکنیت کے فارم پر دستخط کرے اور دو آنے چندہ ادا کرے۔ میں جموں و کشمیر کے مسلمانوں سے اپیل کروں گا کہ وہ فرقہ وارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے۔" (صفحہ ۲)

کشمیر سے واپسی کے بعد لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک خصوصی اجلاس ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء کو آپ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی نے ایک قرارداد پیش کرنا چاہی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے کیونکہ یہ لوگ بالاتفاق علماء دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن قائداعظم کوہ وقار بن کر اپنے اصول پر ڈٹے رہے اور یہ قرارداد پیش کرنے کی بھی اجازت نہ دی (زمیندار ۱۱ شعبان ۱۳۶۳ھ مطابق یکم اگست ۱۹۴۴ء بحوالہ "مسلم لیگ کے شاندار اسلامی کارنامے" مرتبہ جمعیت علماء صوبہ دہلی شائع کردہ مولانا سید انظار الدین قاسمی)

جب اجلاس مسلم لیگ کی روداد منظرِ عام پر آئی تو ہندو اور کانگرسی پریس نے قائداعظم کو زبردست تنقید کا نشانہ بنایا چنانچہ اخبار پرتاب نے اپنی ۲ اگست ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں لکھا:-

"گویا بطور مصلحت کم از کم کچھ عرصہ کے لئے غیر مسلم بھی مسلم لیگ میں رہ سکتے ہیں اسلام کو پولیٹیکل مصلحتوں کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسلام کے بڑے بڑے مولاناؤں کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں۔"

اخبار "پرتاپ" کے اس شذرہ کی اشاعت پر ابھی دو دن ہی گذرے تھے کہ کانگرسی علماء کے ترجمان اخبار "مدینہ" بجنور نے ۵ اگست ۱۹۴۴ء کو صفحہ اول پر سب سے پہلی خبر حسب ذیل الفاظ میں دی۔

"مسلمان لیگ سے بدظن ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا جائے گا۔

لاہور ۳۱ جولائی۔ لیگ ہائی کمان کے اس فیصلے کے خلاف کہ قادیانی مسلمان ہیں اور مسلم لیگ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان مسلمانوں میں بہت ہلچل ہے جو بہرحال اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کو ہر بات پر مقدم سمجھتے ہیں۔ یہ مسلمان مسلم لیگ کے رویئے سے بیزار نظر آتے ہیں اور اب اس کوشش میں ہیں کہ قادیانیوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کریں اور لیگ کے اندر بھی اور لیگ کے باہر بھی قادیانیوں کے خلاف ایسی مہم جاری کریں کہ مسلمانوں کی زندگی کا کوئی شعبہ قادیانیوں کے ہاتھ میں نہ آنے پائے اس سلسلے میں سب سے پہلے علمائے کرام کی طرف رجوع کیا جائے گا اور ان سے ہدایت لے کر آئندہ کوئی مؤثر قدم اٹھایا جائے گا۔ مذہبی غیرت رکھنے والے مسلمانوں نے لیگ سے استعفے دینے شروع کر دیئے ہیں۔"

(مدینہ بجنور ۱۵ اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۱)

آسمانی عدالت کا فیصلہ :-

جون جولائی ۱۹۴۵ء کے ہنگامہ پرور دور کا ذکر ہے کہ فقیر سید وحیدالدین صاحب اپنے کسی سرکاری کام سے بمبئی کے دورہ پر گئے۔ قائداعظم اپنی قیام گاہ واقع مالابار ہل میں فروکش تھے فقیر وحیدالدین صاحب اپنے عزیز سید واجد علی شاہ کے ہمراہ قائداعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قائداعظم نے دورانِ ملاقات فرمایا کہ میں آج ہی شملہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے جا رہا ہوں۔ پھر قدرے رُک کر حسرت آمیز لہجے میں فرمایا:-

"دیکھو میں یہاں تن تنہا بیٹھا ہوں اور مسلمانوں کا پورا مقدمہ (CASE) تیار کر رہا ہوں اور عین اس مکان کے سامنے انڈین نیشنل کانگریس کے بہترین دماغ مل جل کر جوابِ دعویٰ تیار کر رہے ہیں۔"

قائداعظم کی ان تھک دلیرانہ اور مجاہدانہ کوششیں بار آور ہوئیں اور خدا کی آسمانی عدالت نے بالآخر قائداعظم اور مسلمانانِ ہند کے حق میں فیصلہ دے دیا اور مملکت پاکستان ہندو اور انگریز کی مخالفت کے باوجود ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو منصۂ شہود پر آگیا اور یہ سب کرشمہ خدا کے فضل و کرم اور قائداعظم کے سنہری اصولوں کی بدولت وقوع پذیر ہوا۔ یہی اصول قیامِ پاکستان کا ذریعہ بنے اور انہیں سے استحکام پاکستان وابستہ ہے۔ پاکستان زندہ باد۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی
فون : ۶۲۹۴۴۳
پروپرائیٹر : سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر : الرؤف جیولرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلڈ پریشر

یہ گفتگو محترم ڈاکٹر صاحبان نے جنگ فورم میں کی تھی ہم جنگ اور ڈاکٹر صاحبان کے شکریہ کے ساتھ اسے اپنے قارئین کے لئے پیش کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحبان کو ایسی مفید باتیں بتانے کے لئے جزائے خیر عطا فرمائے ۔ (ادارہ)

بلڈ پریشر کا مرض کیا ہے اور اس سے بچاؤ کس طرح ممکن ہے اس بارے میں ماہرین پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد (پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) اور شعبہ پتھالوجی کے ای میڈیکل کالج لاہور کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر اے ایچ ناگی سے گفتگو

پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد ..... انسانی جسم پر خون کی بڑی اہمیت ہے خون رگوں کے ذریعے جسم کے ہر ایک خلئے تک پہنچتا ہے اور جسم کو اس خون کے ذریعے آکسیجن اور نیوٹریشن اور جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہیں دوران خون میں دل بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے دل خون کو پمپ کر کے جسم کے مختلف حصوں میں منتقل کرتا رہتا ہے انسان کی پیدائش سے لیکر موت تک دل دھڑکتا رہتا ہے ۔ دل انسانی جسم میں ایک ایسا اعضاء ہے جسے آپ چند سیکنڈ کے لئے بھی نہیں روک سکتے ۔ اگر یہ دل چند لمحے کے لئے رک جائے تو انسان کی موت یقینی ہوتی ہے ۔

قدرت نے انسانی جسم میں خون کی نالیوں کو اسطرح بنایا ہوا ہے کہ دل ایک خاص پریشر کے ذریعے ان میں خون بھیجتا ہے ، اگر اس پریشر میں کمی آجائے ۔ یا بڑھ جائے تو یہ انسانی جسم کے لئے ٹھیک نہیں ۔ اس سے انسانی جسم کے اعضاء میں اور خلیوں میں خون کی سپلائی میں گڑ بڑ پیدا ہو جاتی ہے ۔ خون کی نالیاں خون کی سپلائی میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں اور ان نالیوں میں لچک ہوتی ہے جس طرح کہ پلاسٹک میں ہوتی ہے انسان کے خون کا دباؤ یعنی بلڈ پریشر ۲۴ ، گھنٹوں میں ایک جیسا نہیں رہتا ۔ اگر آپ انسان کے جسم کے ساتھ بلڈ پریشر کو ماپنے کا آلہ لگا دیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ دن کے مختلف اوقات میں اور انسان کی مختلف حرکات کے دوران اس کا بلڈ پریشر مختلف ہو جاتا ہے ۔ اس میں زیادہ نہیں تو تھوڑا بہت فرق ضرور رہتا ہے ۔ ابھی آپ نے فلم میں دیکھا کہ سوتے وقت اور دوران خواب ، کھانا کھاتے وقت ، ورزش کرتے وقت اور صبح اٹھتے وقت انسان کے بلڈ پریشر میں کمی و بیشی ہوتی ہے ، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ پریشان ہو جائیں یا یہ کوئی غیر معمولی بات ہے ۔ خاص طور پر کار چلاتے وقت اگر آپ رش میں پھنس جائیں یا کوئی حادثہ پیش آجائے ۔ تو بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے ۔ اچھی خواب آرہی ہو تو بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے اور اگر کوئی خوفناک خواب دیکھ رہے ہیں تو بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے ایک نارمل اور صحت مند انسان میں اوپر والا ۱۴۰ ، اور نیچے والا ۹۰ ، ہونا چاہئے لیکن میرے مشاہدے میں ایک ایسی انگریز عورت رہی ہے جس کا اوپر والا بلڈ پریشر ۲۹۰ ، اور نیچے والا ۱۹۰ ، تھا ۔ اور اس نے ۸۵ ، سال کی عمر میں وفات پائی اور وفات کی وجہ بھی خون کی نالی کا پھٹ جانا تھا ۔ اس عورت کو معمولی سردرد کی شکایت رہتی تھی ۔ اور میرے لئے یہ بات بالکل یقین کرنے والی نہیں تھی لیکن اس طرح کے لوگ بھی ہوتے ہیں ۔ بعض لوگوں کو معمولی سا بھی بلڈ پریشر بڑھ جائے تو ان کو سردرد اور بے چینی شروع ہو جاتی ہے اور بعض لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر ہو جانے کے باوجود ان کی طبیعت ٹھیک رہتی ہے ۔ بلڈ پریشر اگر مستقلاً زیادہ رہے اور اس میں کمی نہ آجائے تو پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شخص ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے ۔ بلڈ پریشر سے خون کی نالیوں پر دباؤ پڑتا ہے ۔

بعض لوگ بلڈ پریشر کا سنتے ہی نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں اور اگر ہائی بلڈ پریشر کا انہیں بتا دیا جائے تو وہم کا شکار ہو جاتے ہیں حالانکہ اس بیماری کا علم ہونے سے پہلے وہ اپنے آپ کو بالکل نارمل محسوس کرتے ہیں ۔

بلڈ پریشر کوئی ایمرجنسی بیماری نہیں ہے اور انسان کو اس کا سن کر فوری طور پر اپنے اوپر خوف طاری کرنے کی ضرورت نہیں انسانی جسم میں بے شمار خون کی نالیاں ہیں اور بعض نالیاں پیدائشی طور پر کمزور ہوتی ہیں ۔ جب خون کا دباؤ بڑھتا ہے تو بعض اوقات خون کی یہ کمزور نالیاں یا تو پھٹ جاتی ہیں یا لیک کر جاتی ہیں اور اگر دماغ کے اندر کوئی کمزور نالی ہو تو وہ پھٹ جائے تو اس سے کافی پیچیدگیاں حتیٰ کہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے ۔ اگر بلڈ پریشر انسان کو کافی عرصہ رہے تو پھر خون کی نالیوں میں گڑ بڑ شروع ہو جاتی ہے اور جسم کے اعضاء کو جب مناسب مقدار میں خون اور آکسیجن نہیں ملتی تو پھر کافی پیچیدگیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں ۔

جسم میں تین جگہ خون کی نالیوں کو بالکل درست حالت میں کام کرنے کی سخت ضرورت ہے ۔ دماغ ، دل اور گردوں میں ہر حال میں خون کو مقررہ مقدار میں پہنچنا چاہئے ۔ یہ تینوں اعضاء اگر کام کرنا چھوڑ دیں تو انسان کی موت یقینی ہوتی ہے ۔

ہائی بلڈ پریشر والے بعض لوگ صبح کے وقت تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں ۔ بعض کو غنودگی محسوس ہوتی ہے کچھ لوگوں میں دل کی دھڑکن کا تیز ہونا ، سر میں درد ، جسم میں تھوڑی بہت دردیں اور کچھ لوگوں کی یادداشت کمزور ہو جاتی ہے غصہ جلد آجاتا ہے اور بعض لوگوں میں کچھ بھی نہیں ہوتا ۔ بعض لوگوں کو ہائی بلڈ پریشر کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب ان کو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے ۔ بلڈ پریشر کی وجہ سے دل کو زیادہ کام کرنا ہوتا ہے ۔ دل بڑھ جاتا ہے اور اسی بلڈ پریشر کی وجہ سے ان کو دل کا دورہ پڑ جاتا ہے ۔

بلڈ پریشر سے بعض افراد کو فالج ہو جاتا ہے ۔ خون کی نالی پھٹ گئی اور اس سے فالج ہو گیا ۔ پھر بلڈ پریشر سے گردوں کو خون کی سپلائی پوری طرح اور صحیح طرح سے نہیں ملتی چنانچہ ان کے گردے سکڑ جاتے ہیں ۔ اور ان کو بلڈ پریشر کا اس وقت پتہ ملتا ہے ۔ جب گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں بعض لوگوں میں یہ تینوں اعضاء ہی خراب ہو جاتے ہیں ۔ پہلے ہارٹ اٹیک ہوا پھر فالج اور آخر میں گردے بھی کام کرنا چھوڑ گئے ۔ چنانچہ ایسے انسان کی موت یقینی ہو جاتی ہے ۔

بلڈ پریشر کو ماپنے کے لئے موجودہ دور میں بڑے جدید آلات آچکے ہیں اس کے علاوہ اس کی تشخیص کے لئے بڑے جدید طریقے اور سہولتیں آگئی ہیں ۔ مغربی دنیا میں گردوں اور دل کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے بڑے آلات آگئے ہیں حتیٰ کہ خون کی نالیوں بلکہ پورے جسم میں دوران خون کے نظام کو چیک کیا جا سکتا ہے ۔

جنگ ..... بلڈ پریشر کے علاج پر ذرا روشنی ڈالیں ؟

پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد ... بلڈ پریشر کے علاج پر روشنی ڈالنے سے پہلے ایک دو باتیں اور کر دوں کہ بچوں میں بلڈ پریشر پیدائشی نقائص کی وجہ سے ہو جاتا ہے اسی طرح نوجوانوں میں بھی پیدائشی نقائص کی وجہ سے بلڈ پریشر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ۔ خواتین میں خاص طور پر حاملہ عورتوں میں دوران زچگی بہت زیادہ بلڈ پریشر ہو جاتا ہے اور جسم پر سوجھ وغیرہ بھی ہو جاتی ہے ۔ بلڈ پریشر کے علاج کے سلسلے میں ڈاکٹروں کو یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ آیا بلڈ پریشر کا علاج کیا جائے ۔ یا نہیں ۔ یہ صورت حال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب تمام ٹیسٹ بالکل صحیح ہوں اور جسم میں کوئی پیچیدگی بھی نظر نہ آرہی ہو ۔ دوسرے وہ مریض جن میں کچھ بیماریوں کی علامات نظر آتی ہیں لیکن کوئی خاص پیچیدگی نہیں ۔ تیسری قسم کے مریضوں میں کافی پیچیدگیاں نظر آتی ہیں اور جسم کے مختلف اعضاء متاثر ہو رہے ہیں ۔ ایسی صورت میں علاج اور سرجری لازمی ہو جاتی ہے ۔

جنگ ..... کولیسٹرول کی مقدار اور شرح کے بارے میں کچھ روشنی ڈالیں ۔ چین میں امریکہ اور پاکستان میں کولیسٹرول کی شرح کے بارے میں اختلاف ہے یہ کیا وجہ ہے ۔

ڈاکٹر افتخار احمد ..... چین میں گھی کا استعمال تو بالکل نہیں ہے میرا ایک دوست چینی ہے جو پنجابی بھی بڑی اچھی طرح سمجھتا ہے اس سے میں نے پوچھا کہ تمہارے ہاں ستر سال کا چینی اور چالیس سال کی عمر کے چینی میں کوئی خاص فرق نظر نہیں آتا اسکی کیا وجہ ہے تو اس نے کہا کہ ہم خوب کھاتے ہیں خوب سوتے ہیں خوب ورزش کرتے ہیں اور دن میں ایک مرتبہ ضرور دل کی گہرائیوں میں سکون تلاش کرتے ہیں ۔ تو بیمار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

چینی کا ایک مقولہ ہے کہ دودھ بچوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے، شوگر یعنی چینی سیانوں کے لئے اور وہی اپنے لئے۔ اب وہی تو بڑی ہاضمے والی چیز ہے۔ چین میں گاڑیاں تو بہت کم ہیں سائیکل ہی سائیکل ہیں اچھی غذا کھاکر آپ دس دس میل سائیکل چلائیں تو پھر یہ چیز ہضم۔

چین کے لوگوں کی کولیسٹرول کی سطح ہمارے ہاں سے کم ہے کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں ہائی اور کم بلڈ پریشر دونوں میں آتی ہیں۔ میڈیکل کی کتابوں میں یہ ہے کہ کم بلڈ پریشر والے لوگ خوش قسمت ہیں اور ان کی عمر بھی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ جب خون میں پریشر ہی نہیں ہوگا تو خون کی نالیوں میں جمے گا کیا؟ لیکن بلڈ پریشر کو نارمل کرنے کے لئے ادویات دیتے ہیں۔ بلڈ پریشر کے کم ہونے کی کوئی خاص وجہ معلوم نہیں۔ بلڈ پریشر مختلف بیماریوں میں چوتھے نمبر پر ہے اور اس میں کافی افراد مبتلا ہو رہے ہیں۔

چین، کوریا اور پرتگال میں لوگ لہسن کا استعمال زیادہ کرتے ہیں وہاں پر اکثر لوگوں کا بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے جسم کے لئے کولیسٹرول ہونا ضروری ہے لیکن اس کی شرح مقررہ ہے اگر اس شرح سے بڑھ جائے تو دل کے لئے نقصان دہ ہے۔

جنگ ..... پروفیسر ڈاکٹر اے ایچ ناگی صاحب آپ یہ بتائیں کہ بلڈ پریشر سے جسم کے کون سے اعضاء متاثر ہوتے ہیں اور کس حد تک صحت پر مضر اثرات پڑتے ہیں؟

ڈاکٹر اے ایچ ناگی ..... بلڈ پریشر کے بڑھنے کی ویسے تو کئی وجوہات ہیں اور ایک لمبی چوڑی لسٹ ہے لیکن میں یہاں پر صرف چند ایک باتیں آپ لوگوں کے لئے بیان کر دیتا ہوں۔

گردوں کی کوئی بھی بیماری ہو اور وہ کافی عرصے سے ہو اس سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور جب تک گردوں کی اس بیماری کو سرجری یا کسی اور طریقے سے ٹھیک نہیں کیا جائے گا ہائی بلڈ پریشر میں کمی نہیں آئے گی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جو لوگ چکنائی والی غذا زیادہ کھاتے ہیں ان کی خون کی نالیوں میں اس چکنائی کی وجہ سے کولیسٹرول بڑھ جاتا ہے اور خون کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں جبکہ تیسری وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات زکام یا کسی اور بیماری کے لئے جو ادویات دی جاتی ہیں ان میں سے بعض ادویات بلڈ پریشر کو بڑھانے کا باعث بھی بنتی ہیں گو ڈاکٹر لوگ ایسی ادویات دینے سے گریز کرتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ خود بھی استعمال کرتے ہیں اور مریضوں کو بھی استعمال کراتے ہیں۔

بلڈ پریشر کے زیادہ ہو جانے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات جسم کے اندر کچھ ایسی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو بلڈ پریشر کو بڑھانے کا باعث بن جاتی ہیں اور اگر سرجری کے ذریعے ان رسولیوں کو ختم کر دیں تو خون کا دباؤ کم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ حاملہ عورتوں کو زچگی کے دوران بلڈ پریشر زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر خون کی نالیاں پھٹ جائیں تو اس سے جسم میں کئی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ فالج ہو جائے تو دماغ کا ایک حصہ مفلوج بھی ہو سکتا ہے۔

بلڈ پریشر سے آنکھ میں خون کی نالیاں بھی پھٹ سکتی ہیں اور اس سے بینائی پر بھی بڑا اثر پڑ سکتا ہے اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ہارٹ اٹیک اور گردے فیل بھی ہو جاتے ہیں جس سے انسان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے گردوں میں خون کی بے شمار نالیاں ہوتی ہیں اور گردوں میں خون کی سب سے چھوٹی نالیوں میں بلڈ پریشر سے بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ گردوں نے جسم کے فالتو اور گندے مواد کو جسم سے باہر بھیجنا ہوتا ہے۔ یعنی فلٹر کا کام کرتا ہے۔ اور اگر گردوں کا نظام خراب ہو جائے تو پھر یہ فالتو اور گندے مادے جسم میں جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس سے کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پتھالوجسٹ کا یہ کردار ہے کہ وہ گردوں کے کام، دل اور خون کے بعض ٹیسٹ کر کے یہ دیکھ لیتا ہے کہ آیا ان کی کیا صورت حال ہے۔ جسم کی باقی تمام صورت حال کا جائزہ فزیشن، ماہر امراض دل، گردوں کا ماہر اور فزیالوجی کا ماہر لے لیتا ہے۔ بلڈ پریشر کو ہائی کرنے کی کوئی جسمانی خرابی کا ڈاکٹر کو پتہ چل جائے تو پھر ڈاکٹر بہت حد تک اس بلڈ پریشر کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ باہر کے ممالک میں پرائیویٹ طور پر بلڈ پریشر کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے جو ٹیسٹ کئے جاتے ہیں ان پر ۲۵ ہزار روپے سے زائد لاگت آتی ہے۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں!

- جن مجالس نے ابھی تک ماہانہ رپورٹس نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد بھجوائیں۔
- نمائش کیلئے زیادہ سے زیادہ اشیاء تیار کروائیں۔
- چندہ مجلس کا ۲/۴ مرکز کو بھجوائیں۔
- جن مجالس نے تجنید تا حال ارسال نہیں کی جلد از ارسال کریں۔

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۶۸۸۴:- میں ملک شوکت محمود ولد ملک محمد یعقوب صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محجکہ ضلع سرگودھا حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ چھ صد مارک ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد:- شوکت محمود ولد ملک محمد یعقوب محجکہ ۵/P خاص ضلع سرگودھا حال جرمنی گواہ شد نمبر ۱۔ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک مظفر منصور وصیت ۲۴۶۴۴۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۵:- میں ملک ناصر محمود ولد ملک محمد یعقوب صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محجکہ ضلع سرگودھا حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۵/- مارک ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد:- ملک ناصر محمود ولد ملک محمد یعقوب صاحب محجکہ ۵/P خاص ضلع سرگودھا حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱ ملک ظفر منصور وصیت ۲۴۶۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۶:- میں مبشر احمد ولد چوہدری محمد اشرف صاحب قوم گجر پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- مارک ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد ولد چوہدری محمد اشرف مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱ ملک خالد محمود ولد محمد مقبول صاحب وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔ گواہ شد نمبر ۲ ملک ظفر منصور وصیت نمبر ۲۴۶۴۴ مغربی جرمنی

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی میں معلمین کی کچھ اسامیاں خالی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے اور خدمت دین کے خواہشمند دوست اپنی درخواستیں فوری طور پر نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کو بھجوائیں ایسے دوستوں کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں مڈل پاس کی درخواست بھی زیر غور لائی جا سکتی ہے
(ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسیروں کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد کی خدمات

مریض قیدیوں کیلئے مفت علاج کی پیشکش

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ قیادت ضلع فیصل آباد کو فیصل آباد کی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر جیل اور سنٹرل جیل میں درج ذیل خدمات کی توفیق ملی۔

۱۔ ۵ سکھ قیدیوں کی صابن، چینی، تیل، چائے وغیرہ سے امداد کی گئی۔ جس پر /۴۶۹ خرچ آیا۔

۲۔ سردیوں سے محفوظ کرنے کیلئے کھڑکیوں پر پلاسٹک شیٹ خرید کر لگوائی گئی۔ مالیت /۲۰۸۲ روپے

۳۔ پاگل قیدیوں کیلئے گرم کوٹ اور دیگر کپڑے خرید کر دیئے گئے۔

۴۔ ۲ احمدی قیدیوں کی مالی اور رہائی کیلئے امداد کی گئی۔

۵۔ حکام جیل کو رضاکارانہ پیش کش کی گئی کہ قیدیوں کے کسی بھی کلینکل ٹیسٹ کے لیے احمدی احباب کی کلینیکل لیبارٹری سے مفت ٹیسٹ کروایا جائے۔

۶۔ نیز یہ بھی پیشکش کی گئی کہ اگر کوئی ایسا مریض ہو جس کا علاج جیل حکام کے بس میں نہ ہو تو خدام الاحمدیہ ضلع اس مریض کا علاج کروائے گی۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم اشاعت و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد)

خبریں

• پی۔ او۔ ایف بورڈ کے چیئرمین جنرل صبیح الرحمٰن نے ایک بریفنگ میں بتایا کہ پاکستان نے ایک نیا جدید ترین بم تیار کیا ہے جس کا نام "کلسٹر" تجویز کیا گیا ہے اس بم سے ملکی دفاع کو مضبوط کرنے اور جدید خطوط پر استوار کرنے میں مدد ملے گی۔

انہوں نے کہا کہ مزید اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کرنے کا بھی پروگرام ہے۔ پاکستان میں انٹی ٹینک میزائل۔ مارٹر شیل بم۔ رائفل مشین گن، مشین پستول راکٹ۔ اور بارودی سرنگیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ہم امریکہ اور فرانس جیسے ملکوں کو بھی ہتھیار برآمد کر رہے ہیں ہماری آرڈیننس فیکٹری کا سالانہ بجٹ ۳ ارب روپے ہے اور وہ بھاری منافع کما رہی ہے۔

• پاکستان ایرو ناٹیکل کمپلیکس کامرہ کے ڈائریکٹر جنرل ایئر وائس مارشل فاروق عمر نے ایک بریفنگ میں بتایا کہ پاکستان طیاروں کی ری بلڈنگ اور طیارہ سازی میں نہ صرف ملکی ضروریات میں خود کفیل ہو گیا ہے بلکہ دوسرے ملکوں کے لئے بھی طیارے بنا رہا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ فیکٹری نے اب تک ۹۷ طیارے آرمی پاکستان ایئر فورس اور بری فوج کے حوالے کئے ہیں

• برطانیہ کے وزیر خارجہ سر جیفری ہاؤ کے اسلام آباد پہنچنے پر ہوائی اڈے پر انجمن تحفظ ناموس رسالت کے زیر اہتمام ایک خاموش مظاہرہ کیا گیا جو کہ برطانوی مصنف سلمان رشدی کی شیطانی کتاب کے خلاف تھا۔

• بی بی سی نے کہا ہے کہ افغانستان کی جنگ میں پاکستان کے فوجیوں کی براہِ راست شمولیت کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا افغانستان نے کافی دنوں سے بار بار اس الزام کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان کی فوجیں افغانستان کی جنگ میں ملوث ہیں اور پاکستان بارہا اس الزام کی تردید کر چکا ہے

• افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کے ترجمان کی طرف سے بی بی سی کی خبر کی تردید کی گئی ہے کہ انجینیئر گلبدین حکمت یار جلال آباد شہر میں افغان طیاروں کی بمباری سے زخمی ہو گئے۔

• وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کی صدارت میں ہونے والے وفاقی کابینہ کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ شاعروں کھلاڑیوں فن کاروں کی فلاح و بہبود کے لئے ۳ کروڑ روپے کے ابتدائی سرمائے سے ایک فاؤنڈیشن قائم کی جائے۔ اس کے علاوہ کابینہ نے سائنس و ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے بین الاقوامی معیار کا ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

• قائم مقام وفاقی محتسب مسٹر جسٹس اسلم ریاض حسین نے اپنے اداروں کے ۵۰۰ صفحات پر مشتمل سالانہ رپورٹ صدر مملکت غلام اسحاق خان کو پیش کر دی۔

محتسب نے اس عرصہ میں پچیس ہزار شہریوں کی مکمل داد رسی کی ہے۔

ادارے کو ۳۰ سے ۴۰ ہزار شکایات موصول ہوئیں۔ جن میں سب سے زیادہ شکایات واپڈا کے خلاف موصول ہوئیں۔

• معلوم ہوا ہے کہ مہاجر قومی موومنٹ نے وفاقی حکومت کی جانب سے سائنس اور ٹیکنالوجی کی مرکزی وزارت کی پیشکش کو مسترد کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم محض جھنڈے اور کار کی وزارت کو قبول نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی نام کی وزارت ہمیں چاہیئے ہمیں تو صرف کراچی کے عوام کی ضرورتوں اور مسائل کو حل کرنے میں دلچسپی ہے۔

• ہالینڈ میں ہونے والے تین ملکی انڈر ۲۱، ہاکی ٹورنامنٹ کے فائنل میں پاکستانی ٹیم نے برطانیہ کو صفر کے مقابلہ میں ۳، گول سے ہرا کر یہ ٹورنامنٹ جیت لیا۔ اس سہ ملکی ٹورنامنٹ میں پاکستان، ہالینڈ اور برطانیہ کی ٹیموں نے حصہ لیا۔

• دوسری جنگ عظیم میں کام کرنے والے ایک اینٹلی جنس آفیسر نے ایک کتاب میں انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ کو جاپان کی طرف سے پرل ہاربر پر حملہ کئے جانے کا علم تھا مگر اسے خفیہ رکھا گیا تاکہ امریکہ کو دوسری جنگ عظیم میں ملوث کیا جا سکے۔

یہ عجیب بات ہے کہ حکومت برطانیہ جس نے حال میں سلمان رشدی کی شیطانی کتاب پر آزادی تحریر کی آڑ میں پابندی لگانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کتاب پر اس نے پابندی لگا دی ہے۔

• جارج ٹاؤن سے آمدہ خبر کے مطابق یہاں ویسٹ انڈیز نے بھارت کے خلاف پہلے ٹیسٹ میچ کے دوسرے روز ۴۳۷، رنز بنائے اور اسکے تمام کھلاڑی آؤٹ ہو گئے۔ بھارت نے کھیل ختم ہونے تک ایک کھلاڑی کے نقصان پر ۸۶، رنز بنائے۔ ویسٹ انڈیز کے اچی رچرڈسن نے ۱۹۴، رنز بنائے۔

اعلان دار القضاء

مکرم عبد الرحیم صاحب کھوکھر متوفی ۸۸-۴-۱۳ کے پسر عبد الرشید صاحب کھوکھر ۲۲۷ سی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ نے مکان و قطعہ نمبر ۳/۱۲ دار النصر ربوہ اپنے نام منتقل کرانے کے لئے قضاء میں درخواست دی ہے۔ کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ کو اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

بیکری، کنفکشنری، شربت، آئس کریم
سوڈا واٹر، چاولوں اور کھانوں کیلئے
ایس کے اے کیمیکلز فیصل آباد کے
• فوڈ کلرز • اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں
سول ڈسٹری بیوٹرز
S SKA A
داؤد ٹریڈرز
گول صابن والا
فیصل آباد
فون: ۲۳۲۵۸

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ لاہور
فون ۶۳۸۴۹ / ۵۲۶۶۷
رہائش: سی۔ ۱۰۹ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی

کمزوری نظر کورس
EYESIGHT Course
کھانے اور آنکھوں میں ڈالنے والی ادویات پر مشتمل ۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۵ لٹریچر /۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ☎ ۶۷۱ - ۶۰۶ - ۶۰۷